

156077 - کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے مخبر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو فرمائی ہے؟

سوال

اس بات کی کیا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو فرمائی ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسولوں کی طرف وحی کرنے کے انداز ذکر کیے ہیں، ان میں براہ راست لیکن پردوے کے پیچھے سے کلام کرنے کا بھی ایک انداز ہے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

(وَنَا كَانُوا لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَخِيَأَهُ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرِيدُ سَلَامًا فَيُؤْتَى بِأُذْنِهِ نَارَ يَشَاءُ إِنَّمَا عَلَيْهِ حِكْمَةٌ)

ترجمہ: کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے رو برو بات چیز کرے۔ البتہ یہ وحی کی صورت میں یا پردوے کے پیچھے سے ہو سکتی ہے یا وہ کوئی فرشتہ بھیجا ہے اور وہ اللہ کے حکم سے جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہ یقیناً عالی شان اور حکمت والا ہے۔ [الشوری: 51]

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتلایا کہ در پردوہ گفتگو بھی نبیوں کیلئے ایک بہت ہی عظیم مرتبہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(تَلَكَ الرُّسُلُ هُنَّا نَصْنَعُ لَهُمْ مِنْهُمْ مَنْ كَفَمْ اللَّهُ وَرَفَعْ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ)

ترجمہ: یہ رسول [جو یقین ہے] ہم نے انہیں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے، ان میں سے کچھ تو ایسے میں جن سے اللہ نے کلام فرمایا، اور کچھ وہ ہیں جن کے درجات بلند کیے۔

[ابقرۃ: 253]

اور جن انبیاء کے کرام سے اللہ تعالیٰ نے گفتگو فرمائی ان میں درج ذیل انبیاء کے کرام شامل ہیں:

1- آدم علیہ السلام

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: "یا رسول اللہ! کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہا، آپ سے اللہ تعالیٰ نے براہ راست گفتگو فرمائی تھی) تو اس شخص نے کہا: "آدم اور نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں صدیاں) اس روایت کو ابن جان نے اپنی کتاب "صحیح ابن جان" (14/69) میں روایت کیا ہے اور اس کتاب کے محقق شعیب ارناؤٹ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

2- موسیٰ علیہ السلام

آپ کے بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

(وَكَفَمْ اللَّهُ مُوسَى تَنْهِيَّا)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے خود بول کر کلام فرمایا [النساء: 164]

اسی طرح فرمایا:

(وَلَا جَاءَ نُوسِي لِمِيقَاتِنَا وَلَكُمْ رُبُّكُمْ)

ترجمہ: اور جس وقت موسیٰ [علیہ السلام] ہمارے مقررہ وقت پر آئے اور اس کے پور دگار نے ان سے کلام کیا۔ [الاعراف: 143]

ایک اور مقام پر فرمایا:

(يَا مُوسَى إِنِّي أَضْطَفْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالاتِي وَبِكَلَامِي)

ترجمہ: اے موسیٰ! میں نے پیغمبری اور اپنی ہم کلامی کے ذریعے لوگوں سے تمیں ممتاز کر دیا ہے۔ [الاعراف: 144]

3- محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اللہ تعالیٰ کی گفتگو سفرِ معراج کے موقع پر ثابت ہے، اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" [میں واپس پر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا: "آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟"]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مجھے روزانہ پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے)

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: "یقیناً آپ کی امت روزانہ پچاس نمازوں کی استطاعت نہیں رکھتی، اللہ کی قسم! میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل پر میں نے بہت ہی محنت کی تھی، اس لیے آپ اللہ تعالیٰ کے پاس واپس جائیں اور ان سے اپنی امت کیلئے تخفیف کی درخواست کریں"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں کم کر دیں، پھر جب دوبارہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے پھر وہ بات کی کہ: "... آپ اللہ تعالیٰ کے پاس واپس جائیں اور ان سے اپنی امت کیلئے تخفیف کی درخواست کریں" تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے اتنا مانگ یا ہے کہ اب مجھے جی آنے لگی ہے، لیکن میں اب راضی ہوں اور اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کرتا ہوں)

بخاری: (3674) و مسلم: (162)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کستہ میں:

"یہ حدیث سب سے قویٰ ترین دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معراج کی رات براہ راست گفتگو فرمائی"

"فتح الباری" (216/7)

نیز ابن کثیر رحمہ اللہ کستہ میں:

"فرمان باری تعالیٰ: (مُشْمِمٌ مِّنْ كَلْمَةِ اللَّهِ)

ترجمہ: ان میں سے کچھ تو ایسے میں جن سے اللہ نے کلام فرمایا [البقرۃ: 253]

اس میں موسیٰ علیہ السلام، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آدم علیہ السلام شامل ہیں جیسے کہ [آدم علیہ السلام] بارے میں صحیح ابن جان میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے۔

نیز فرمان باری تعالیٰ ہے: (وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ)

ترجمہ: اور کچھ وہ ہیں جن کے درجات بلند کیے۔ [البقرۃ: 253] جیسے کہ حدیث معراج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام سے آسمانوں میں دیکھا اور ہر ایک کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں درجات کے مطابق دوسرے نبی سے مختلف تھا۔

"تفسیر ابن کثیر" (1/670)

نیز حس حدیث کی طرف ابن کثیر رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے کہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ حدیث: " صحیح ابن حبان "(2/76) میں ہے اور اس کے بارے میں شیع شعبہ آرنووط کہتے ہیں : اس کی سند سخت ضعیف ہے۔
تاہم ہماری ذکر کردہ ابو مامہ رضی اللہ عنہ ولی حدیث اس کی جگہ کافی ہے۔

دوم :

صرف موسیٰ علیہ السلام کو "کلیم اللہ" سے ملقب کرنے کی کیا وجہ ہے؟

اس بارے میں شیخ عبد الرحمن الحمود حضرت اللہ کہتے ہیں :

"صرف موسیٰ علیہ السلام کو "کلیم اللہ" کہا جاتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آدم علیہ السلام سے بھی گفتگو فرمائی ہے، اس بارے میں یقینی بات تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، تاہم یہ ہو سکتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کیساتھ اللہ تعالیٰ نے زمین پر ان کی طبعی حالت میں گفتگو فرمائی ہے، جبکہ آدم علیہ السلام سے جب اللہ تعالیٰ نے گفتگو فرمائی تو وہ آسمانوں پر تھے، اسی طرح جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو فرمائی تو اس وقت آپ کو بھی جسم و روح کیساتھ آسمان پرے جایا گیا، لیکن موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے گفتگو زمین پر بھی فرمائی، اس لحاظ سے موسیٰ علیہ السلام کی یہ واضح خصوصیت ہے، اللہ تعالیٰ ان پر اور ہمارے نبی پر بہترین درود وسلام نازل فرمائے"

ما خوذ از: "تيسیر لمعۃ الاعقاب" (ص 152) مکتبہ شاملہ کی ترتیب کے مطابق

واللہ اعلم.